© rasailojaraid.com

عالم ناتمام

مراکش

مولانا محمد انیس رشید

''عالم ناتمام'' کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔اس بار ''مراکش'' کا تعارف ہدیۂ قارئین ہے۔ ———— (ادارہ)

مراکش (اس کا پرانا نام مغرب اقصی ہے) شمال مغربی افریقہ میں واقع ہے، اس کی سرحدیں دو براعظموں افریقہ اور یورپ کے ساتھ ملتی ہیں، شمال میں جبل الطارق (جبرالٹر) اور بحیرۂ روم، جنوب میں ماریطانیہ اور مغربی صحارا، مشرق میں الجزائر، مغرب میں کوہ اطلس اور بحراوقیانوس واقع ہیں۔ مراکش یورپ اور افریقہ کے درمیان پل کا کام کرتا ہے، آبنائے جبل الطارق اسے یورپ سے جدا کرتی ہے۔ مراکش کی مشرق سے مغرب تک لمبائی ۱۱۷۰ کلومیٹر اور شمال سے جنوب تک چوڑائی ۹۱۰ کلومیٹر ہے۔ بحراوقیانوس کا ساحلی میدان ۴۸ کلومیٹر چوڑا ہے۔ ملک کا سب سے اونچا علاقہ جبل طوبکال کا پہاڑی سلسلہ ہے۔اس کی اونچی چوٹیاں سردی کے موسم میں برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ ملک کا جنوب مشرقی حصہ ریگستان ہے جہاں آبادی کم ہے۔

مراکش کا رقبہ ۴۵۸۷۳۰ مربع کلومیٹر ہے جب کہ اس کی آبادی پونے تین کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ یہاں کا دارالحکومت رباط ہے جب کہ کاسابلانکا، فاس، مراکش، آغادیر، طنجہ، تطوان، وجدہ، مکناس، الجدیدہ، العیون، الداقلہ، السمارہ اور صفی کا شمار بڑے شہروں میں ہوتا ہے۔ یہاں کی اصل اور قومی زبان عربی ہے، البتہ فرانسیسی، بربر اور ہسپانوی زبانیں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ اٹھانوے فیصد لوگ دین اسلام کے پیروکار ہیں۔ باقی دو فیصد عیسائی اور یہودی ہیں۔ دو مارچ ۱۹۵۶ء کو مراکش آزاد ہوا اور ۱۲ نومبر ۱۹۵۶ء کو اسے اقوام متحدہ کی رکنیت ملی۔ سردی کے موسم میں یہاں بارش اور برف پڑتی ہے۔ گندم، جو، انجیر، انگور، زیتون، گندہ بروزہ، مالٹا، ترش پھل، آلو، چاول، جوار، شکرقندی، چقندر، دالیں، تلہن، چارہ، سبزیاں، تمباکو، سیب اور سنگترے یہاں کی زرعی پیداوار ہیں۔ کاغذ، گتہ، الیکٹرانک آلات، کیمیائی اشیا، پلاسٹک، مشروبات، سگریٹ، گھی، چینی اور فولاد یہاں کی مصنوعات ہیں، سیاحت سے بھی یہاں زرمبادلہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ فاسفیٹ، سیسہ، تانبا، جست، کوبالٹ، لوہا، پٹرولیم، کوئلہ اور مینگانیز یہاں کی اہم معدنیات ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اسلام سے پہلے یہاں سلطنت روما کی حکومت تھی۔ ۸۴ھ۔ ۶۸۳ء میں مشہور تابعی اور سپہ سالار حضرت عقبہ بن نافع رحمہ اللہ نے رومیوں کو یہاں سے بھاگنے پر مجبور کیا۔ حضرت عقبہ بن نافع رحمہ اللہ نے شمالی افریقہ کے علاقے الجزائر، تیونس اور مراکش میں داد شجاعت دی اور دشمنان اسلام کو پسپائی پر مجبور کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے، آخر ایک جگہ پہنچ کر انھوں نے سوچا کہ آگے راستہ پرامن ہے اور دشمن کی تعداد بھی کوئی خاصی نہیں ہے۔ یہ سوچ کر لشکر کے بیشتر حصے کو واپس روانہ کردیا اور خود چند سو سواروں کے ساتھ تھوڈا نامی ایک قلعے پر یلغار کے لیے روانہ ہوگئے، لیکن حملہ کرنے کے بعد پتا چلا کہ قلعہ والوں کی تعداد کافی زیادہ ہے اور ان کے پاس مقابلے کے لیے نفری کم ہے، چنانچہ اس مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت دشمن سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوگئے، چنانچہ آج بھی انہی کے نام پر اس جگہ کو سیدی عقبہ کہا جاتا ہے۔ ۷۰۵ء میں موسیٰ بن نصیر نے دوبارہ حملہ کرکے باقی ماندہ علاقے کو فتح کرلیا اور ۷۱۰ء تک مراکش اسلامی مملکت کا حصہ بن چکا تھا۔ اسی راستے سے گزر کر طارق بن زیاد نے ۷۱۱ء میں اسپین پر کامیاب حملہ کرکے یورپ میں داخل ہوئے تھے۔ مراکش میں مسلمانوں کے کئی ادوار آئے بالآخر اٹھارویں صدی عیسوی میں مسلمانوں کی آرام طلبی، مختلف قبائل کے جھگڑے اور خانہ جنگیوں کے باعث مراکش بے حد کمزور پڑ گیا جس کے نتیجے میں یورپ کی استعماری طاقتوں کی للچائی ہوئی نظریں مراکش پر پڑنے لگیں۔ ۱۸۳۰ء میں جب فرانس نے الجزائر پر حملہ کیا تو الجزائری حریت پسندوں کے رہنما عبدالقادر کو مراکش نے پناہ دی، جس کی بنا پر فرانسیسی فوجوں نے طنجیز پر حملہ کردیا اور مراکش کو شکست ہوئی، اس کے بعد مراکش نے فرانس کی شرائط تسلیم کرلیں اور پھر ۱۸۴۶ء میں عبدالقادر نے مراکش میں پناہ لی تو مراکش کی فوج نے انہیں گرفتار کرکے فرانس کی مدد کی۔ ۱۸۵۶ء تک مراکش یورپ کی سامراجی طاقتوں کی باہمی کشمکش کا شکار رہا، انگریز، فرانسیسی اور ولندیزی مراکش پر قبضہ کرنے کی تگ ودو میں لگے رہے، بالآخر میدان فرانس کے ہاتھ میں رہا۔ ۱۹۰۴ء میں اینگلو فرنچ معاہدے کے تحت انگریزوں نے مراکش پر فرانس کا تسلط تسلیم کرلیا۔ ۱۹۱۱ھ میں فرانس نے مراکش کے ایک چھوٹے سے علاقے کو چھوڑ کر سارے ملک کو اپنی نگرانی میں لے لیا، البتہ سلطان مراکش کی گدی برائے نام باقی رکھی۔ آغاز اسلام سے اب تک یہ ملک آزاد چلا آرہا تھا، اسی لحاظ سے فرانس نے مراکش کی روایتی آزادی برقرار رکھی، تاہم ۱۹۱۲ء میں مراکش کے دو ٹکڑے کردیے گئے ایک فرانس کی جھولی میں گرا اور دوسرا اسپین کے ہاتھ لگا۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۶ء کو مغربی صحارا کو فرانس اور اسپین نے آپس میں تقسیم کرلیا۔

۱۹۲۱ء میں ایک عرب مجاہد عبدالکریم الریف نے سامراجی طاقتوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ۱۹۲۵ء میں مراکشی حریت پسندوں نے غیر ملکی حکمرانوں کے خلاف باقاعدہ جنگ شروع کردی مگر فرانس کے وسائل چونکہ کہیں زیادہ تھے اس لیے مراکشی حریت پسندوں کی تحریک کمزور پڑنے لگی، ۱۹۲۶ء میں عبدالکریم الریف کی فوج نے ہتھیار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ڈال دیے اس طرح ۱۹۲۱ء سے شروع کی گئی تحریک ۲۶ مئی ۱۹۲۶ء کو ختم ہوگئی، اسی اثنا میں فرانس نے مراکش کے ساحلی شہر تنجیر کو بین الاقوامی کنٹرول میں دے دیا۔ ۱۵ مئی ۱۹۳۰ء کو ظہیر الدین البربری نے فرانس کے خلاف تحریک شروع کی، اگرچہ اس دوران فرانس کا اقتدار مستحکم رہا مگر وقفے وقفے سے عوام کی طرف سے اسے مزاحمتی تحریکوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران نومبر ۱۹۴۲ء میں امریکی فوجوں نے مراکش پر کنٹرول قائم کرلیا۔ ۱۱ جنوری ۱۹۴۴ء کو آزادی کا منشور پیش ہوا اور استقلال ڈرٹی قائم ہوئی جس نے آزادی کی تحریک شروع کی۔ ۹ اپریل ۱۹۴۷ء کو سلطان محمد پنجم نے طنجہ میں فرانس سے آزادی کے لیے عوام سے تحریک شروع کرنے کی اپیل کی، دسمبر ۱۹۵۲ء میں استقلال پارٹی کے لیڈروں کو گرفتار کرلیا گیا۔ ۲۰ اگست ۱۹۵۳ء کو فرنچ حکومت نے سلطان کو معزول کرکے اسے خاندان سمیت مڈغاسکر جلاوطن کردیا۔ چنانچہ ۲۶ اگست ۱۹۵۳ء کو فرانس کے خلاف مسلح جدوجہد آزادی کا آغاز ہوگیا۔ ۲۷ اگست ۱۹۵۴ء کو فرانس نے مراکش کو داخلی خودمختاری دے دی۔ ۱۶ جولائی ۱۹۵۵ء کو ملک میں مارشل لاء نافذ کردیا گیا۔ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء کو مراکش آزاد ملک قرار دیا گیا۔ مراکش کے شمال مغربی کونے پر اسپین کا قبضہ تھا، ۷ اپریل ۱۹۵۶ء کو اسپین ملیلہ اور قبوطہ کے سوا باقی تمام علاقے سے دستبردار ہوگیا۔ مئی ۱۹۵۶ء میں تنجیر کے متعلق بین الاقوامی نگران کمیٹی نے بھی اس علاقے کو مراکش میں شامل کرنے پر آمادگی ظاہر کردی۔ بالآخر ۱۸ اپریل ۱۹۶۰ء کو تنجیر آزاد ہوکر مراکش میں ضم ہوگیا۔ اس طرح شمالی افریقہ کا یہ عظیم ملک متحد و خودمختار ہوا۔ مئی ۱۹۶۰ء میں شاہ محمد پنجم نے وزیراعظم عبداللہ ابراہیم کی حکومت برطرف کردی اور حکومت کا مکمل کنٹرول سنبھال کر خود وزیراعظم کا عہدہ بھی سنبھال لیا۔ شاہ محمد نے اپنے بیٹے ولی عہد شہزادہ حسن کو نائب وزیراعظم مقرر کیا۔ اسیس ال آغادیر میں زلزلے سے بیس ہزار افراد ہلاک ہوگئے۔ ۲۶ فروری ۱۹۶۱ء کو شاہ محمد پنجم کا انتقال ہوگیا تو تین مارچ کو ولی عہد شہزادہ حسن الثانی نے تخت و وزیراعظم کا عہدہ سنبھالا، شاہ حسن نے اپنے والد کی پالیسیوں کو جاری رکھا اور جون ۱۹۶۱ء میں اپنی وزارت عظمیٰ میں نئی حکومت تشکیل دی۔ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۲ء کو عوامی ریفرنڈم کے بعد شاہ حسن نے مراکش کا پہلا آئین نافذ کیا۔ جس کی رو سے مراکش آئینی بادشاہت قرار پایا۔ اخبارات اور سیاسی جماعتوں کو مکمل آزادی دے دی گئی۔ ایک قانون ساز اسمبلی بھی تشکیل دی گئی۔ ۱۹۶۳ء میں الجزائر کے ساتھ سرحدی تنازع کھڑا ہوگیا، امریکا نے مراکش میں موجود اپنے ہوائی اڈے واپس کردیے۔ ۱۹۶۳ء میں ملک کے پہلے عام انتخابات منعقد ہوئے۔ اس کے ذریعے دوایوانی پارلیمنٹ قائم ہوئی۔ ۱۹۶۵ء میں سیاسی بدامنی کے نتیجے میں ملک میں فسادات پھوٹ پڑے، چنانچہ ۷ جون ۱۹۶۵ء کو شاہ حسن نے ملک میں ایمرجنسی نافذ کردی۔ آئین معطل کرکے پارلیمنٹ توڑ دی اور تمام آئینی و انتظامی اختیارات خود سنبھال لیے۔ ۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء کو اختلافات کے باعث فرانس نے اپنا سفیر مراکش سے واپس بلالیا۔ جنوری ۱۹۶۹ء میں اسپین نے افنی (Ifni) کا علاقہ مراکش کو واپس کردیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۲ ستمبر ۱۹۶۹ء کو مسجد اقصیٰ کی آتشزدگی کے نتیجے میں پہلی اسلامی سربراہ کانفرنس رباط میں منعقد ہوئی۔

۲۴ جولائی ۱۹۷۰ء کو عوامی ریفرنڈم کے بعد ایک نیا آئین منظور ہوا، ملک سے ہنگامی حالت ختم کردی گئی۔ شاہ کے اختیارات زیادہ ہوگئے، اگست میں عام انتخابات ہوئے اور ۲۴۰ ارکان پر مشتمل ایک ایوانی پارلیمنٹ بنی۔ دس جولائی ۱۹۷۱ء کو شاہ حسن کی سالگرہ کی تقریب کے دوران فوج نے بغاوت کردی، شاہ حسن قاتلانہ حملے میں بال بال بچ گئے جب کہ شاہ کے فوجی مشیر ہلاک ہوگئے۔ اس کے بعد دس فوجی افسروں کو شاہ نے پھانسی کی سزا دے دی۔ یکم مارچ ۱۹۷۲ء کو ریفرنڈم کے بعد نیا آئین نافذ ہوا جس میں بادشاہ کے اختیارات کم کردیئے گئے۔ ۱۶ اگست ۱۹۷۲ء کو شاہ حسن کے خلاف دوسری بغاوت ناکام ہوگئی، شاہ کے طیارے پر اس وقت فائرنگ کی گئی جب وہ فرانس سے واپس آرہے تھے۔ شاہ کا طیارہ بحفاظت اُتر گیا، بغاوت کا سرغنہ ایک فوجی جنرل تھا جس نے ناکامی کے بعد خودکشی کرلی۔ ۱۹۷۵ء میں ہسپانوی صحارا پر دعویٰ جتانے کے لیے شاہ حسن نے گرین مارچ کی رہنمائی کی۔ ۶ نومبر ۱۹۷۵ء کو شاہ حسن نے فاسفیٹ سے مالا مال علاقے ہسپانوی صحارا پر قبضہ ختم کردیا۔ ۲۶ فروری ۱۹۷۶ء کو مراکش اور ماریطانیہ نے ہسپانوی صحارا کا علاقہ آپس میں بانٹ لیا۔ ۱۹۷۷ء میں عام انتخابات ہوئے، ان میں شاہ پرست اکثریت سے جیت گئے۔ ۱۹۸۱ء میں آئی ایم ایف کی سفارش پر خوراک کی قیمتیں بڑھائی گئیں تو ملک بھر میں فسادات پھوٹ پڑے۔ اسی سال عرب افریقی وفاق کے تحت لیبیا اور مراکش میں اتحاد ہوگیا۔ ۲۲ جولائی ۱۹۸۶ء کو اسرائیلی وزیراعظم نے شاہ حسن سے اچانک ملاقات کی جس پر عرب دنیا کو کافی تشویش ہوئی، لیبیا نے اس ملاقات کی سخت مذمت کی۔ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء کو مراکش میں مغرب عرب یونین کے نام سے پانچ عرب ملکوں کا اقتصادی اتحاد عمل میں آیا، اس میں مراکش، الجزائر، ماریطانیہ، تیونس اور لیبیا شامل تھے۔ شاہ حسن اس کے پہلے چیئرمین منتخب ہوئے۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۶ء کو ساتویں اسلامی سربراہی کانفرنس کاسابلانکا میں منعقد ہوئی۔ ۱۳ اگست ۱۹۹۷ء کو مراکش کی تاریخ میں پہلی بار چار خواتین وزراء کو کابینہ میں شامل کیا گیا۔ ۲۳ جولائی ۱۹۹۹ء کو شاہ حسن ثانی ۷۰ برس کی عمر میں حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کرگئے۔ ان کے بڑے بیٹے اور ولی عہد شہزادہ محمد بن حسن نے تخت سنبھال لیا۔

اعلان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان کے مدارس کے لیے حضرت قاری نسیم الدین صاحب استاذ جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کو نگران مقرر کیا ہے۔ مذکورہ دو صوبوں کے ارباب مدارس وفاق سے متعلق اپنے مسائل کے بارے میں ان سے رجوع کرسکتے ہیں۔

فون: 0300-2284114

© rasailojaraid.com